سوال

ں حیثیت کیا ہے؟ (253)

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

افطاری کی دعا 'اللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ' کی استنادی حیثیت کیا ہے؟ بعض کتابچوں میں الفاظ 'وَبِكَ آمَنْتُ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ بِمَا قَدَّمْتُ وَأَخَّرْتُ' بھی لکھے ہوتے ہیں۔ کیا یہ کسی حدیث کی کتاب میں ہیں؟ اگر نہیں ہیں تو کیوں لکھے جاتے ہیں؟ (صبغت اللہ صابر بلوچ، کراچی) (۱ فروری ۲۰۰۲ء)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

م السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

روایت ''سنن ابی داوَد'' میں مرسل ہے لیکن شواہد کی بناء پر اس کو تقویت حاصل ہے۔ (المشکاۃ المصابیح للالبانی) ۶۳/۱ (الفصل الثانی، رقم: ۱۹۹۴'' اور 'وَبِكَ آمَنْتُ...الخ' کے الفاظ بے اصل ہیں، جہالت اور لاعلمی کی بناء پر لوگ یہ لکھتے ہیں۔

''الاعتصام'' کے ایک فتوے پر نظر (از عبداللہ محمدی کھیرا):

فت روزہ ''الاعتصام'' میں ایک فتویٰ شائع ہوا جس کا عنوان یہ تھا تحقیق روایت

ہُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ'۔

دیا گیا کہ دراصل یہ روایت ''سنن ابی داوَد'' میں مرسل ہے۔ لیکن شواہد کی بناء پر اس کو تقویت حاصل ہے۔

فتوے کی بنیاد شیخ البانی رحمہ اللہ کی تحقیق پر ہو، کیونکہ شیخ البانی رحمہ اللہ نے صاحب ''مشکوٰۃ'' کے اسی قول پر 'رَوَاهُ أَبُودَاوُدَ مُرْسَلًا' (ابوداوَد نے اس کو مرسل بیان کیا ہے) حاشیہ لگاتے ہوئے کہا ہے 'لٰكِنْ لَهُ شَوَاهِدٌ يَقْوَى بِهَا'

ں کے شواہد ہیں جو اس کو تقویت پہنچاتے ہیں۔''

لیکن اس کے جو شاہد ہی سخت ضعیف ہیں اس وجہ سے اس کو تقویت نہیں ملتی۔

ے: ۲۳۵۸) مراسیل ابی داوَد (ص: ۱۰۸) کتاب الزہد (رقم نمبر: ۱۴۱۰) ''مسند ابن ابی شیبہ'' (ج، ص ۱۰۰) اور ''سنن بیہقی'' (ج: ۴، ص: ۲۳۹) میں حصین بن عبدالرحمن کے واسطے سے معاذ بن زہرہ سے مروی ہے۔ یہ روایت مندرجہ ذیل علتوں کی وجہ سے ضعیف ہے۔''

علاذ زہرہ: ان کو معاذ ابوزہرہ بھی کہا گیا ہے۔ تابعی ہیں، بعض نے ان کو صحابہ میں شمار کیا ہے مگر یہ وہم ہے، دیکھئے ''تہذیب التہذیب'' (ج: ۱۰، ص: ۱۷۲) اور ''تقریب التہذیب'' (ج: ۲، ص: ۲۵۶)

''تقریب'' کے ایک نسخے میں کتابت کی غلطی کی وجہ سے معاذ بن زہیرہ چھپ گیا ہے۔ دراصل معاذ بن زہرہ ہے اور تابعی ہے، اس وجہ سے ان کی روایت رسول اللہ ﷺ سے بلاواسطہ مرسل کہلائے گی اور مرسل روایت محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔

۲۔ معاذ کی ''ابن حبان'' کے علاوہ کسی اور نے توثیق نہیں کی اور ان سے صرف حصین بن عبدالرحمن نے روایت کی ہے۔ لہٰذا یہ مجہول (غیر معروف) راویوں کے زمرے میں آتے ہیں۔

سنی (۴۷۹) نے اور خطیب بغدادی نے ''تاریخ بغداد'' (...) کیا۔

ی نے اس کو ان الفاظ میں روایت کیا 'اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ أَعَانَنِيْ فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِيْ فَأَفْطَرْتُ۔' اور یہ متن میں اختلاف ہوا۔

ہ کہا گیا ہے جب کہ ابن السنی کے دو نسخوں (بتحقیق عبدالقادر عطاء و تحقیق سالم سلفی) میں صرف معاذ ہے ولدیت مذکور نہیں، مگر سلفی کے نسخے میں ''رضی اللہ عنہ'' بھی لکھا گیا ہے۔ گویا ان سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ ہی سمجھا گیا۔ ابن السنی کے تیسرے نسخے میں (جو بشیر محمد عیون کی تحقیق سے چھپا ہے) م

ج: ۱، ص: ۲۲۷) میں روایت کی ہے۔ معاذ کی بجائے محمد بن معاذ کہنا عبدالعزیز کا وہم ہے۔ ان کے بارے حافظ ابن حبان کہتے ہیں کہ بعض اوقات ان کو وہم ہوتا ہے اور بہت بڑی غلطی کر جاتے ہیں۔ دیکھئے: ''تہذیب التہذیب'' (ج: ۶، ص: ۳۱۸)

یدلوی کا نام معاذ بن زہرہ کے بجائے ابوہریرہ ہے جو صحیح نہیں۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اسی حدیث کو ''النکت الظراف'' میں ''ابن ابی شیبہ'' سے معاذ ہی کے نام سے ذکر کیا ہے۔ ''ابن ابی شیبہ''، طبع ہند میں جو غلطیاں ہیں وہی ''دار التاج بیروت'' کی طبع میں بھی ہیں۔

مل کلام حدیث معاذ بن زہرہ سے ہے اور ضعیف ہے۔ یہ دعا حدیث انس رضی اللہ عنہ اور حدیث ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی مروی ہے۔

ج: ۲، ص: ۵۲، ۵۱) اور ''الدعائ'' (ص نمبر: ۹۱۸) میں روایت کیا ہے۔ صغیر میں اس کے شروع میں بسم اللہ کا اور آخر میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے:

'إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ'

ٔ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ اس میں دو علتیں ہیں:

(ج: ۱، ص: ۲۳۹)، دیوان الضعفائ (ج: ۱، ص: ۸۸) اور المغنی فی الضعفاء (ج: ۱، ص: ۸۵)

۲۔ اس حدیث میں اسماعیل بن عمرو کا استاد داوَد الزبرقان ہے۔ ذہبی رحمہ اللہ نے اس کے بارے میں ''الکاشف'' میں کہا ہے کہ 'ضَعَّفُوْهُ' یعنی یہ سخت ضعیف ہے۔ کیونکہ 'وَاهٍ بِمَرَّةٍ لَيْسَ بِشَيْئٍ ضَعِيْفٌ جِدًّا ضَعَّفُوْهُ' وغیرہ سب ایک ہی درجے کے الفاظ ہیں۔ دیکھئے ''مقدمۃ میزان الاعتدال'' (ج: ۱، ص: ۴)

''(ج: ۱۲، ص: ۱۴۰) میں ''ابن السنی'' نے (۴۸۰) اور ''دار قطنی'' (ج: ۲، ص: ۱۸۵) نے روایت کیا ہے۔ اور اس کی سند بھی سخت ضعیف ہے بلکہ موضوع ہے۔ کیونکہ اس کی سند میں ایک راوی عبدالملک بن ہارون ہے۔ یحییٰ بن معین نے اس کو 'کذاب' ''ابو حاتم نے 'متروک الحدیث، ذَاهِبُ الْحَدِيْثِ'

[illegible] فَمَتْرُوكٌ يَكْذِبُ یعنی وہ 'متروک ہے اور جھوٹ بولتا تھا۔ ''

''الکاشف'' (ج : ۳، ص : ۱۸۹) میں ہارون کے ترجمہ میں کہا ہے : ''اس کا بیٹا عبدالملک ہالک ہے۔'' احمد، یحییٰ بن معین، ابوحاتم، ابن حبان اور دارقطنی نے ان پر سخت جرح کی ہے جیسا کہ ''میزان (ج : ۲، ص: [illegible]) میں [illegible] ہے۔

کہ اس کی سند سخت ضعیف ہے۔ حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے ''نتائج الافکار'' میں اس کی سند کے بارے میں کہا ہے کہ 'وَسَنَدُهُ وَاهٍ جِدًا۔' اس کی سند انتہائی ضعیف ہے۔ ملاحظہ ہو : المفتوحات الربانیہ (ج : ۴، ص : ۳۴۱)

اس تفصیل سے معلوم ہوا کہ ان دونوں حدیثوں کی سندیں سخت ضعیف ہیں، اس وجہ سے شواہد بننے کے قابل نہیں۔ لہٰذا مذکورہ حدیث ضعیف ہے۔

یہ : ''ابن السنی'' کے محقق بشیر محمد عیون نے ''معاذ بن زہرہ'' کی حدیث کی تخریج میں مرسل کہنے کے بعد کہا ہے : ''مگر شواہد ہیں، جن کی بناء پر حدیث قوی ہوجاتی ہے۔ دیکھئے : ارواء الغلیل (نمبر : ۹۱۹) اس کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ شیخ نے ''ارواح ''میںشواہد کی بناء پر اس حدیث کو قوی کہا ہے حالانکہ انھور

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

جلد : 3، کتاب الصوم : صفحہ : 248

محدث فتویٰ